نور ہے ترے رخ سے رخشاں گلرو
ہے تو پری یا کہ انساں گلرو

وصل کی دولت عطا ہو کسی کو
ہمت پہ ہے تیری آ ساں گلرو

بر سر و چشم ہے فرمان ترا
ہم تو ترے پر ہے قرباں گلرو

کچھ گفتگو تجھ سے ہو جائے اس آں
ہووے بڑا ہم پہ احساں گلرو

دل میں تو تو ہے ، بس ہے زباں پر
تیرا ہی نام ہے ہر آں گلرو

کام نہیں ہے سیر عدن سے
بس ہے ہمیں تیرا بستاں گلرو

جو پھول پھل کہ ہیں تیرے چمن میں
ہر وصف کے ہیں وہ شایاں گلرو

قامہ سے تیرے قیامت ہے برپا
اے میرے سرو خراماں گلرو

ہو نہ کسی کی زبان سے مفسر
یہ تیرے چہرے کا قرآں گلرو

آب حیات کی جو ہے حقیقت
لب سے ترے ہے نمایاں گلرو

خدمت عالی میں عرض یہی ہے
ہو نہ کبھو تجھسے ہجراں گلرو

پل میں اڑاتی ہے ہوش بلا کا
یہ تیری زلف پریشاں گلرو

ہو بات وہ جس میں تیری خوشی ہو

ہم تو خوشی کے ہیں خواہاں گلرو

نام ہے جن کا محمد معلی

وہ تو ہمارا ہے سلطاں گلرو

یہ تو ہیں آل محمد کے داعی

یہ تو ہیں دیں کے نگہباں گلرو

قدر شناس ہیں اہل شرف کے

ایسے کہاں ہو قدرداں گلرو

ان کے ورع کا تو پوچھنا کیا ہے

یہ تو ہیں ہمسر سلماں گلرو

طول ہو عمر کو اور ہووے پورا

دل میں جو ہے ان کے ارماں گلرو

روز ازل سے یہ برہان دیں کا

عبدعلی ہے ثنا خواں گلرو